Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحمدٍ وَّ عَلٰی
آلِ مُحمدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

عرض ناشر

بندہ رو سیاہ کے شب و روز بحر عصیاں میں غوطہ زن ہیں۔ دل گناہوں کی سیاہی سے ظلمت کدہ ہے۔ عقل نیکی و بدی کی تمیز سے عاری ہو کر نفسِ پلید کی غلامی میں مصروف عمل ہے۔ ان حالات میں مشفق و مددگار ذات جامع کمالات شیخ المشائخ رئیس العشاق امام الآفاق حضرت خواجہ پیر زوار حسن مدظلہ تعالیٰ کی ذات اقدس وسیلہ رُشد وہدایت بنی۔ آپ کی نظر کرم کے طفیل بندہ آپ کے دامن شفاعت سے وابستہ ہے اور آپ ہی کے طفیل مجھ عاصی وحقیر سے اس دیوانِ گامن کی اشاعت کا کام زُبدۃ الاولیاء برگزیدۃ التقیا عظام شیخ العالمین قطب العارفین واقف الحدائق کاشف الدقائق شیخ الاسلام قطب الانام فانی فی اللہ حضرت خواجہ غلام حسن شہیدؒ نے خود لیا۔

دیوانِ گامن درحقیقت دیوان حسن کا حصہ ہے۔ دیوانِ حسن فارسی، عربی، اردو، سرائیکی، پنجابی اور ہندی زبان کا مشترک مجموعہ کلام ہے جسکا زیادہ حصہ فارسی کلام پر مشتمل ہے۔ فارسی اور اردو میں حضرت کا تخلص حسن جبکہ سرائیکی، پنجابی اور ہندی میں آپکا تخلص گامن ہے۔ وقت کی ضرورت اور قارئین کی آسانی کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپؒ کے اردو، سرائیکی، پنجابی اور ہندی زبان کے مجموعہ کلام کو الگ دیوان کی شکل دی گئی جسے آپ کے تخلص گامن پر دیوانِ گامن کا نام دیا گیا۔

جانشین اول حضرت خواجہ غلام یٰسینؒ نے اپنے عہد میں قلمی نسخہ دیوانِ حسن مرتب کروایا جو کہ قدیمی اور شکستہ رسم الخط میں ہے جسے فوٹو اسٹیٹ کی ذریعے عکسِ قلمی مخطوطہ جات کے طور پر محفوظ کر لیا گیا ہے اور اسی پر اکتفا کیا گیا تھا۔ رسم الخط شکستہ اور قدیمی ہونے کی وجہ سے پڑھنے میں دقت تھی اس لئے اس امر کی ضرورت پڑی کہ موجودہ رسم الخط میں اس کو نشر کیا جائے تا کہ ہر خاص و عام حضرتؒ کے عارفانہ کلام سے مستفید ہو سکے۔

دیوان گامن میں پرانے الفاظ اور جملوں کے تلفظ کو ہرگز تبدیل نہیں کیا گیا تا کہ دیوان کی قدیمی اور حقیقی روح کو محسوس کیا جا سکے۔

بندہ عاصی کے پاس اس دیوان گامن کی عظمت میں کہنے کیلئے شایان شان کوئی الفاظ نہیں کیونکہ حضرت خواجہ غلام حسن شہیدؒ خود اپنے کلام کی عظمت میں فرماتے ہیں

شعر حسن کہ ورد زبان ملائک است

شُد فیضیاب مدح و ثنائے مبارکت

حسن کے اشعار ملائکہ کی زبان کا ورد ہیں

حضورﷺ کی ثناء کی بدولت مجھ کو فیض نصیب ہوا

التجا ہے اس دیوان میں کوئی غلطی یا کوتاہی ہوئی ہے تو حضرتؒ معاف فرماتے ہوئے اس غلامی کو قبول فرمائیں اور مجھے اپنی روحانی فیوضات سے دنیا اور آخرت کی کامرانی عطا فرمائیں۔

آمین!

مخدوم محمد احسن

دربار عالیہ حضرت منشی غلام حسن شہیدؒ ملتانی

تعارف

ملتان کومدینۃ الاولیاء کاشرف حاصل ہے۔کیونکہ یہاں مختلف سلاسل کے بزرگان دین کا فیض عام ہے۔ان بزرگان دین نے اس خطہ میں تبلیغ دین کا کام سرانجام دیااور ساتھ ساتھ علمی و ادبی فیوضات کوبھی عام کیا۔جس کا سب سے بڑاذریعہ صوفیانہ شاعری بنی۔

مدینۃ الاولیاء ملتان کے روحانی پیشوا، سلسلہ چشتیہ کے عظیم صوفی و شاعر بزرگ ذات جامع کمالات شیخ المشائخ زبدۃ الاولیاء برگزیدۃ التقیاءعظام شیخ العالمین قطب العارفین رئیس العشاق امام الافاق سید المقر بین سند الموحدین واقف الحدایق کاشف الدقایق شیخ الاسلام قطب الانام فانی فی اللہ سوختہ عشق رسول اللہ قطب ربانی **حضرت غلام حسن شہید**ؒ کی پیدائش 1202ھ میں ہوئی۔آپ کے والد **حضرت منشی جان محمد**ؒ اور دادا **حضرت منشی عاقل محمد** ہیں۔آپ کے والداور دادا شیخ کامل حضرت حافظ جمال اللہ ملتانی شیخ لاثانیؒ سے بیعت تھے۔ اسی بناپر حضرت حافظ جمال اللہ ملتانیؒ اکثر گھر تشریف لایا کرتے تھے۔آپ کی نظر فیض جب حضرت خواجہ غلام حسن شہید پر پڑی تو آپ کا انتخاب فرمایا اور پھر عشق حقیقی کی بلندیوں اور رازوں سے روشناس کرا کر فنافی الشیخ فنافی الرسول اور فنافی اللہ کے مقام عطا فرمائے۔اور خرقہ خلافت سے نوازا۔آپ منشی شہیدؒ کے نام سے مشہور ہیں۔اُس عہد میں منشی کی صنف علم و حکمت اور دانائی پر مبنی تھی جو کہ آپ کے آباواجداد کو بھی حاصل تھی اور حضرتؒ سے یہ صفت منشی آپ کی اولاد کیلئے نسبت ٹھہری۔یہ منشی کا لقب آپؒ کے تمام حضرات جانشینانِ عہد اپنے نام سے پہلے لگاتے چلے آرہے ہیں۔

آپ کے خلفائے کرام

آپؒ کی صحبت سے فیض یاب ہو کر خرقہ خلافت حاصل کرنے والی چند ہستیوں کا ذکر درج ذیل ہے۔ جو کہ رشد و ہدایت کے منبع قرار پائے یہ خلفائے کرام صرف ملک پاکستان تک محدود نہیں بلکہ افغانستان اور کابل تک کے لوگوں کو بھی آپؒ سے فیض اور خرقہ خلافت نصیب ہوئی۔

1- حضرت مولانا نور مصطفیٰؒ — ساکن ٹھٹی بوھناں سندھ

2- حضرت سید السادات سید محمد شاہؒ — ساکن راولپنڈی

3- حضرت سید اخلص شاہ بخاریؒ — ساکن افغانستان کابل

4- حضرت خواجہ نظام الدین رنگپوریؒ — آپ خواجہ خدا بخش محبوب اللہؒ کے مرید ہیں اور خرقہ خلافت حضرتؒ سے لیا۔ آپکا مزار متی تل ملتان میں ہے۔

5- حضرت سید السادات محمد شاہؒ — ساکن اٹک

6- حضرت مولانا دیدار بخشؒ — آپ حضرت حافظ غلام مرتضیٰؒ چیلے وین کے مرید ہیں صحبت و خلافت حضرتؒ سے نصیب ہوئی۔ آپ کا مزار حضرت دیوان چاولیؒ مشائخ کے احاطہ دربار میں ہے۔

7- حضرت مولانا محمد قائمؒ — آپ حضرت خواجہ نور محمد نارووالؒ سرکار کے مرید ہیں اور خرقہ خلافت حضرتؒ سے نصیب ہوا آپکا مزار دربار حاجی پور شریف میں ہے۔

8- حضرت قاضی ابوالحسن داجلیؒ	آپ حضرت خواجہ نور محمد نارووالؒ سرکار کے مرید ہیں اور خرقہ خلافت حضرتؒ سے نصیب ہوا آپکا مزار داجل ضلع راجن پور میں ہے۔
9- حضرت سید غلام مرتضیٰؒ	آپ سید عنایت شاہؒ کے مرید ہیں۔ خلافت حضرتؒ سے حاصل کی مزار شجاعباد میں ہے۔
10- حضرت قاضی محمد بخشؒ قریشی	آپ محبوب اللہؒ سرکار کے مرید ہیں اور صحبت وخلافت حضرتؒ سے لی آپ کا مزار خان گڑھ میں ہے۔
11- حضرت میاں خدا بخشؒ	آپ محبوب اللہؒ سرکار کے مرید ہیں شرف خلافت حضرتؒ سے لیا آپ کا مزار جھنگ میں ہے۔
12- حضرت فقیر خدا بخش حلاج ملتانیؒ	آپ محبوب اللہؒ سرکار کے مرید ہیں شرف خلافت حضرتؒ سے لیا۔
13- حضرت عظیم شاہؒ	آپ خاندان ہاشمیہ کے عظیم صوفی بزرگ حضرت بہاؤالدین زکریاؒ ملتانی کی اولاد میں ہیں آپ حضرتؒ کے خلیفہ مجاز ہیں آپکا مزار پرانوار نادر آباد ملتان میں ہے۔

بحوالہ: شمائل حسنیہ از تصنیف مولانا نظام الدینؒ رنگپوری

دینی خدمات

تبلیغ دین کیلئے حضرتؒ نے اپنے روحانی تصرف سے صرف منصب خلافت نوازنے پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ علمی کتب لکھیں جو کہ آئندہ تا قیامت آنے والی نسلوں کیلئے رشد و ہدایت کا وسیلہ بنیں گی۔ یہ کتب حضرتؒ کے باطنی احوال کا اظہار کرتی ہیں اور سالکین کیلئے دنیا و آخرت میں کامیابی کی سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں۔

1-انوار جمالیہ	سوانح حضرت شیخ حافظ محمد جمال اللہ ملتانیؒ
2-دیوان حسن	فارسی اور عربی اشعار کا مجموعہ
3-دیوانِ گامن	اُردو، سرائیکی، پنجابی، ہندی اور عربی اشعار کا مجموعہ
4-انشاء گلزار معانی	نثر نویسی اور انشاء پردازی کے بارے میں
5- کلمات الانصاف	فقہ اسلامی کی وضاحت
6-مثنوی نور الاہدایت	اخلاقیات پر مبنی اشعار کا مجموعہ
7-نور الہدیٰ	عشق حقیقی کے رموز پر مبنی ہے
8-رسالہ وجد	مزامیر کے روحانی اثرات کے بارے میں ہے
9-رسالہ بحر المواج	
10-رسالہ رفیق الفقراء	ہدایت نامہ
11-فضائل حنفیہ	مناقب حضرت خواجہ غلام حسن شہید
12-شمائل حنفیہ	مناقب حضرت خواجہ غلام حسن شہید
13-خصائل حنفیہ	مناقب حضرت خواجہ غلام حسن شہید

شہادت

29 محرم 1265ھ کا سورج آپؒ کی شہادت کی نوید لے کر طلوع ہوا۔ انگریزوں نے ملتان کو فتح کرنے کیلئے کئی دنوں سے شہر کا حصار کیا ہوا تھا لیکن کامیابی نہیں مل رہی تھی کیونکہ حضرت کا روحانی تصرف پورے ملتان پر تھا۔ حضرت حافظ جمال اللہ ملتانیؒ سرکار نے ملتان کی روحانی اور باطنی حکومت آپ کے سپرد کی ہوئی تھی۔ تاریخ گواہ ہے کہ پورے ملتان کی چابیاں آپ کے ہاتھ تھیں۔ ایک نجومی کی نشاندہی پر انگریز آپؒ تک پہنچے آپ نماز اشراق ادا فرما رہے تھے فرنگی کی ایک گولی آپ کے سینہ اطہر کو چیرتی ہوئی نکل گئی اور آپ نے دوران نماز جام شہادت نوش فرمایا۔ آپؒ کی شہادت کے بعد لوگوں میں اس قدر خوف و ہراس پھیلا کہ آپؒ کا جسد خاکی تین دن تک بغیر تدفین کے پڑا رہا۔ جسد اقدس سے اس قدر خوشبو پھیلی کہ خود فرنگی بھی آپ کی عظمت اور شان کے معترف ہو گئے۔ پہلے آپ کا جسد خاکی محمد پور گھوٹہ نزد قاسم بیلہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ ایک سال تک آپکا روضہ شریف زیر تعمیر رہا اور ایک سال بعد آپؒ کو موجودہ مزار میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ نے تریسٹھ برس کی محمدی عمر پائی۔ سبحان اللہ!

گامن

سرائیکی خطے کی تاریخ کے پہلے صوفی سرائیکی شاعر حضرت خواجہ غلام حسن شہیدؒ جن کی فارسی اور اردو شاعری کے علاوہ سرائیکی شاعری بھی عشقِ حقیقی میں ایسی ڈوبی ہوئی ہے کہ سرائیکی لٹریچر ان کے تخلص سے منسوب ہے (گامنڑ) گامن کی صنف سخن سے مالا مال ہوا۔ جبکہ یہ وہ عہد تھا جب ملتان سکھی اور انگریزی یلغار میں الجھا ہوا تھا۔ آپ نے امید کی روشنیوں کے نئے چراغ جگمگائے۔

مرشد کامل حضرت حافظ جمالؒ اللہ ملتانی کی صحبت فیض کے اثرات تھے کہ وہ نہ صرف روحانی بلکہ علمی بلندیوں کی معراج کو بھی پہنچ گئے۔

لہٰذا حضرت منشی غلام حسن شہیدؒ خود اپنے بارے میں انوار جمالیہ میں فرماتے ہیں

> اس مبارک دن سے علمی استعداد، طبعی قوت، ذہن و فکر کی وسعت، نظم و نثر میں کلام کی متانت روز بروز بڑھتی گئی یہاں تک کہ پنجاب کے اطراف میں میرے کمالات کی شہرت پھیل گئی۔ اپنے ہم جنسوں (ادیب و شعراء) سے شاعری، نکتہ سنجی، لطیف مضامین لکھنے اور بہترین تراکیب نکالنے میں سرفہرست آ گیا۔ یہ چند کلمات خودستائی یا ذاتی تعریف کی وجہ سے نہیں لکھے بلکہ اپنے تربیت دینے والے کی تلقین وارشاد اور جنابِ قبلہ مخدومی (حضرت حافظ جمال اللہؒ) کے تعلق و شکرِ نعمت کے طور پر تحریر کئے ہیں۔

حمد

تجلّی تیری ذات کا سو بسو ہے
جدھر جا کے دیکھا ادھر تو ہی تو ہے

نہیں کچھ غرض مجکو دیر و حرم سے
فقط تیرے دیدار کی آرزو ہے

جمالِ خدا گر نہیں تم نے دیکھا
محمد ﷺ کو دیکھو وہی ہو بہو ہے

جہاں سنتے ہیں اور تہاں دیکھتے ہیں
تیری گفتگو ہے تیری جستجو ہے

تیرے در کو مسکیں حسن کیونکر چھوڑے
غلامی تیری مجکو طوقِ گلو ہے

نعت

سوہنی ڈھلک میرے یار کی بلغ اولعلے بکمالہ
جگمگ چمک رخسار کی کشف الدجی بجمالہ

صاحب منزہ پاک ہے از عیب و ہر نقصان نیز
افعال سب سوہنے لگن حسنت جمیع خصالہ

ہادی تو ختم المرسلین سلطانِ جملہ انبیاء
رحمت بھیجو غفار کی صلو علیہ وآلہ

سورت ضحیٰ وصفِ جبین والیل وصف مشک زلف
حیران یوسف از حسن عیسیٰ خجل از قالہ

شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ لولاک وصفِ ذاتِ او
یا نورو نوری سرسرّی مخبر است از حالہ

نور الھدیٰ خیر الوراٰی اعینے محمد مصطفیٰ
مہبط ملک روح الامین صادق ہمہ اقوالہ

عرج النبی بلغ العلی من رب الاعلیٰ دنیٰ
از قاب قوسین مضیٰ سبحان رب وصالہ

ذہبت ظلم نکست صنم لمّا تجلّی از بدن
ولد النبی محمد ہلک الکفر بجلالہ

قسم السحر شق القمر سایہ بسر نطق الشجر
تسبیح گویاں شُد حجر از معجزات کمالہ

صدیق و ہم فاروق و عثمان جان فدا بر حُسن او
حیدر کند جانبازی اندر صفوف قتالہ

از خاک پالیش توتیا اندر عیونت اے حسن
سبع البرایا کلہ من کرم فضل نوالہ

بندگی بجناب امام حسینؑ
بطور مرثیہ

میری بندگی اُوسے جا کہو جس پہ شامیوں نے ستم کیا
قلم قضاء کی جو بہہ گئی شہ دین کے سر کو قلم کیا

کبھی آہ سرد کا زور ہے کبھی نالے گرم کا شور ہے
مجھے دل سے ایسی اگن اٹھی کہ جلا جلا کے بھسم کیا

کوئی جا سپاہ یزید کو کہو احمد مختار سے
کہ سبھی نے دولت دین کے تائیں ایمان دے کے قوۃ شکم کیا

کبھی بار ساغر زہر کا دیا شہزادے حسن کے تائیں
کبھی نوشہ بستر درد پر کبھی جا طواف حرم کیا

دیکھو کیسی امتِ بیوفا کہ جو شہزادے حسین کو
کیا اس طرح سے جلا وطن کہ عرب سے رو بہ عجم کیا

نہیں ایسی بے ادبی سنی کہ کی ہے لشکر شامیوں
کبھی سر کو تن سے جدا کیا کبھی تاج زیر قدم کیا

شمر لعین کی دیکھو ایسی سنگدلی کے تائیں
وہاں مارا خنجر جانگزا جہاں سیس سجدے میں خم کیا

گلے اصغر معصوم پر انہی کوفیانِ سیاہ دل
ایسا مارا ناوکِ جانگزا کہ شہید درد و علم کیا

کیسی خیرہ چشمی ہے دیکھو کہ صغیر تشنہ دہن کے تائیں
نہ دیا اوسے ذرا پانی کا نہ تو ایک ذرہ رحم کیا

بجناب سرور اولیا میری بندگی کو بیاں کرو
کہ خدائے عزوجل مجھے بطفیل اس کے کرم کیا

مرثیہ

کربلا موں کیا بلا ہے ہائے ہا
ماتم آل عبا ہے ہائے ہا

ظلم اتنا کب روا ہے ہائے ہا
طرفہ امت کی وفا ہے ہائے ہا

اے فلک اتنی نہ کر سنگین دلی
عرش و کرسی میں پڑی ہے کھلبلی

کیا گناہ تیرا کیا ابن علی
کیا ستم ہے کیا جفا ہے ہائے ہا

ہیں اسی عبرت میں سب جن و ملک
آدم و حوا سے لے کر اب تلک

یہ ستم کس نے کیا ہے اے فلک
کچھ تجھے ترسِ خدا ہے ہائے ہا

یا رسول اللہؐ قدم رنجا کرو
حال فرزندوں کا دیکھو رو برو

ہاتھ سے اپنے ذرا پانی دیو
شاہ بہت پیاسا پڑا ہے ہائے ہا

آج تنہا ہے شہ مظلوم و زار
نہ کوئی مشفق ہے نہ کوئی ہے یار

شامیوں نے آکر بے حد و شمار
ہر طرف گھیرا کیا ہے ہائے ہا

شامیوں کا دل نہیں ہوتا ہے نرم
دل سے رحمت اٹھ گئی آنکھوں سے شرم

موت کا بازار ہے اب سخت گرم
قتل کی محشر بپا ہے ہائے ہا

جا کہو نانا کے تائیں اب یہ خبر
کوئی بھی مشفق نہیں آتا نظر

نہ میرا بھائی حسن ہے سر اوپر
نہ علی مشکل کشا ہے ہائے ہا

اصغر معصوم ہے تشنہ دہاں
گود میں تڑپھے ہے بے تاب و ناتواں

کس کے تائیں یارب نہیں رحمت یہاں
سربسر دل منہ دغا ہے ہائے ہا

دودھ سے پالا جسے خیر النساء
جس کی زلفوں کو علیؓ شانہ کیا

جس کو پیغمبرؐ نے جگر گوشہ کہا
آج پانی منہ پڑا ہے ہائے ہا

ناز سے پالا جسے خیر البشرؐ
جس کے تائیں روح الامین شام و سحر

بیٹھتا تھا آکے لیکر زیرِ بر
اب گرفتارِ بلا ہے ہائے ہا

جس کے تائیں کہتے ہیں سب اہل صفا
قراۃ العین علی المرتضیٰؓ

اب تو جا کر دیکھیو رن میں پڑا
شامیوں نے سر کٹا ہے ہائے ہا

جس کا نانا تھا نبیؐ محترم
جس کا بابا تھا علیؓ ذوالکرم

جس کا بھائی تھا حسنؑ خیر الامم
آج وہ بس بے نوا ہے ہائے ہا

جس کے تائیں کہتے ہیں محبوب ازل
دور حضرت سے نہ ہوتا ایک پل

کربلا میں اس کو لے آئی اجل
آج پیاروں سے جدا ہے ہائے ہا

جس کو نورالعین کہتا تھا رسولؐ
جس کے تائیں لختِ جگر کہتی بتولؑ

آج ہے وہ سخت غمگین و ملول
بامصیبت مبتلا ہے ہائے ہا

اے حسن اس درد کا میں کیا کروں
دل پگھلتا ہے جگر ہوتا ہے خوں

نہیں مجھے کہنے کی طاقت کیا کہوں
سخت خونی ماجرا ہے ہائے ہا

در شانِ شیخ لاثانی قطبِ ربانی
حضرت حافظ محمد جمال اللہ ملتانیؒ

مجرا

ھادی پیر جمالؒ مجرا لیجو
ھادی پیر جمالؒ مجرا لیجو

غوثِ جہانی قطبِ ربانی
گنج شکرؒ کے لعل مجرا لیجو

درسن تیرے کے سب ہیں سوالی
مان لیو یہ سوال مجرا لیجو

گامن تیرے در پہ آیا کرکے اے پکار
ھادی پیر جمالؒ مجرا لیجو

مرزا صاحباں

درشان آفتابِ چشتیہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ

(قارئین کیلئے وضاحت)

قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ خاندان کھرل سے ہیں جس خاندان سے مرزا تھا اسی بنا پر اس نظم میں حضور قبلہ عالمؒ کو مرزا سے تشبیہ دی گئی ہے۔ چونکہ اس نظم میں جہاں بھی مرزا یا کھرل کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان سے مراد حضرت قبلہ عالم نور محمد مہارویؒ کی ذات اقدس ہے جبکہ شاعر (حضرت خواجہ غلام حسن شہیدؒ) نے خود کو صاحباں سے تشبیہ دی۔

بسم اللہ کر صاحباں پڑھیا سبق قرآن
قامت مرجے یار دی یٰسین الف پچھان

صاحباں کو سورۃ یٰسین کی کھڑی الف میں مرزا کی قد وقامت کا دیدار ہوا

کیتا جاں اوس الف تھیں وحدت آن ظہور
جت ول نظراں بھالدی تت ول ڈسدا نور

جب الف کا اظہار ہوا تو صاحباں کو ہر طرف مرزے کا نور دکھائی دیا

لوکاں لیکھے سیو نی مرجا کھرل سیاء
اکھیں صاحباں دے ڈسدا ظاہر آپ خدا

سیاء (غیر)

توں کی پچھنیں قاضیا کھرلاں والی ذات
کہکر کوئی پچھاندا رب دی ذات صفات

دوران نکاح قاضی نے جب مرزا سے اس کی ذات پوچھی تو صاحباں نے جواب دیا رب کی کوئی ذات نہیں ہوتی۔

کتھ مرجا کتھ صاحباں کتھے ہویا میل
کوڑیاں مانڑن سیجھڑی صاحباں مانڑے بیل

صاحباں سچی تھی محبت میں مرزا کے ساتھ چلی گئی۔ جھوٹیوں نے سیجھ چنی

جمی برات توں نیلڑی اوس مرجے دے ناں
سایہ عرش مجید دا لنگڑی والی چھاں

شادی کی رسم جھمی کیلیئے خدا نے آسمان کی نیلی چادر بطور جھمی مرزا کے نام کردی

صاحباں رات معراج دی سندل بار رہی
مرجے دے لقاء تھیں کیتُس رب صحی

سندل بار کے مقام پر صاحباں کو معراج نصیب ہوئی خدا کے فضل سے مرزا

صاحباں ملے

ونڑ ونڑ سندل بار دے جاں جاں برگ ہلے
ذکر کریندے ذات دا ناں مرجے دا لے

سندل بار کے مقام پر موجود درختوں کے ہر قسم کے پتے ہلتے ہوئے ذات کا ذکر مرزا

کے نام سے کر رہے تھے۔

چادر تانی نور دی ہر ہر طرف چودھار
کھِلی بہار صفات دی ہویا سب گلزار

صاحباں نے دوران ملاقات مرزا کی صفات کے نور کو گلستان کے پھولوں میں کھلتے

دیکھا

بے خود پٹکی صاحباں نہ کائی سُدھ نا سار
اپنے اندر ویکھدی مرجے دا دیدار

صاحباں اپنے اندر مرزا کا دیدار کر کے بے خود ہو کر گر پڑی اور خود کو بھول گئی

مرجا سب تن پسریا گیا لو لو دہاں
نا کجھ ذرہ وجود دا نہ صاحباں دا ناں

مرزا صاحباں میں ایسا رچ بس گیا کہ صاحباں کا وجود اور نام ختم ہو گیا

مرجا ہوئی صاحباں صاحباں مول نہ سڈ
مرجا مرجا کوکدی گئی جہانوں چھڈ

صاحباں مرزا میں فنا ہو چکی ہے اب اسے ہرگز صاحباں نہ پکارو، بس وہ مرزا مرزا

کہتی دار فانی سے رخصت ہوئی

پہتی لامکانوں کھرلاں والے ڈیس
ہویا تجلی ذات دا کر مرجے دا ویس

صاحباں کی روح لامکاں پہنچی جو کھرل کا دیس تھا تو وہاں اسے خدا کی تجلی مرزا کی

صورت میں نظر آئی

صاحباں دا نکاح جی چوٹی عرش پیا
پڑھیا جبرائیل نے ساکھی آپ خدا

اس دیس لامکاں میں صاحباں کا نکاح مرزا سے جبرائیل نے پڑھایا اور خدا خود اس

نکاح میں موجود تھا

بنھ نہ سہرا بابلا ساکھ نہ ڈیویں ڈھو
قول پلیساں یار دا جو ہووے سو ہو

صاحباں نے سہرا باندھنے سے باپ کو انکار کر دیا کہ تیری عزت مٹی میں مل جائے گی
کیونکہ میں ہر حال مرزا سے کیا ہوا وعدہ نبھاؤں گی۔

سن صاحباں تھیں بھوڑے منکر اتے نکیر
مرجا رب رسول ہے مرجا میرا پیر

صاحباں سے قبر میں منکر نکیر نے سوال کیے تو جواب میں مرزا رب مرزا رسول مرزا پیر
سن کر حیران رہ گئے

جمی پیٹوں عشق دے صاحباں ذات سیال
پلی گھر فراق دے ڈکھاں دے گھر جال

صاحباں کی ذات سیال تھی جو کہ پیدا ہی مرزا کے عشق میں ہوئی، جدائی میں پلی اور
دکھ کے جنجال سہتی رہی

گھلی مبارک موت نے کر کے نیک سگوں
لکھیا روز میثاق دا سر مرجے دے خوں

صاحباں کو موت نے مبارکباد بھیجی کہ روز ازل سے طے ہے کہ تیری موت کا ذمہ دار
تیرا مرزا ہے

ربِ ارنی آکھدی صاحباں دھمڑی رات
اچا چیتی آئیکے مرجے پائی جھات

حضرت موسیٰ کوہ طور پر دیدار خدا چاہتے تھے وہی انداز صاحباں نے اپنایا اور
ربِ ارنی آدھی رات کو کہنے لگے کہ اچانک مرزا آ گیا اور اسکا دیدار نصیب ہوا

بجلی لسکی نور دی گئے پربت کنبھ
سر آسمانے وجیا دھرتی چڑھیا بھنبھ

ایک نور کی بجلی کڑکی پہاڑ لرزنے لگا صاحباں کا سر آسمان سے جا ٹکرایا زمین پر زلزلہ سا

آگیا یہ سب مرزا کی تجلی سے ہوا

عرش منور تھڑکیا
ہویا کلیجہ ٹوٹڑے سینے پھڑکے ہاں

عرش منور ہلنے لگا صاحباں کا کلیجہ ٹکرے ہوگیا اور دل کی دھڑکنیں تیز ہوگئیں

من دے من وچ رہ گئے لکھ کروڑ وچار
ڈاکاں بھر بھر کوکدی کر کے ایہ پکار

صاحباں کی ساری خواہشیں من کی من میں رہیں اور رورو کر ایک پکار کرتی رہی

ہے وے لوکو بہوڑی اس اولڑے نیناں
چور موہیندے رات نوں برہوں چٹڑے ڈینہ

ارے لوگو چور رات کو لوٹتے ہیں اور مجھے عشق نے دن کو لوٹ لیا

عشق آسمانوں اوتریا گھلیا آپ خدا
بسم اللہ کر صاحباں لیا جھولی پا

صاحباں نے جب مرزا کو دیکھا تو بے اختیار کہ اٹھی خدا نے آسمانوں سے عشق بھیجا

پھر اسے خوش آمدید کہتے ہوئے اپنے دامن مراد کو بھر لیا

آ عشقا کیوں سنگدیں لگ اساڈے گل
تیرے ساڈے معاملے آپے پوسیا کل

اے عشق شرمانہ اور آ کر صاحباں کے گلے لگ جا کل جو ہوگا دیکھا جائے گا

کہ عشقا توں کون ہیں کی ہے تیرا ناں
کیڑھی ذات کہانویں کتھے تیرا تھاں

صاحباں نے عشق سے پوچھا تمھارا نام، تمھاری ذات اور تمھارا دیس کیا ہے

عشق پکاریا صاحباں میری ذات کھرل
جتھاں کھرلاں دے دیس تھیں کوئی نہ آیا ول

عشق نے جواب دیا میری ذات کھرل ہے اور دیس بھی کھرلاں والا ہے یہاں کوئی
ایک بار آجائے تو پھر واپس نہیں جاتا

سر کھرلاں توں واریا گھول گھتی جند جان
عشق کھرل دی ذات دا ساڈا دین ایمان

صاحباں کہ اٹھی میری جند جان اس کھرل پر قربان اور کھرل سے عشق ہی
میرا دین اور ایمان ہے

ہک سوگند رسول دی دوئی قسم قرآن
کھرلاں بیل چڑھائکے نیسن ڈوہیں جہاں

مرزا کھرل کا صاحباں کو نکال کرلے جانے کا فعل اور حضور قبلہ عالمؒ کی
خاندان کھرل سے مناسبت معتضرین کیلئے موقع تنقید بنی جس کے جواب
میں شاعر (حضرت خواجہ غلام حسن شہیدؒ) نے رسول اور قرآن کی قسم اٹھا کر
کہا کہ یہ کھرل دونوں جہاں نکال کرلے جائے گا یعنی روز محشر بخشوائیگا۔

واہ کھرلاں دے بیڑے واہ کھرلاں دی ذات
باجھوں عشق نہ جانڑے ہور کائی گل وات

صاحباں کا عشق کہتا ہے کہ صرف اور صرف کھرل کی ذات ہی وہ واحد وسیلہ ہے جو آخرت میں کامیابی کی سند ہے

کملے لوک جہان دے بھلے پھردے سب
صورت کھرل دی ویکھ کے اجاں ڈھوڈیندے رب

جہاں والے کم عقل ہیں کہ کھرل کو دیکھنے کے بعد بھی رب کی تلاش میں پھرتے ہیں

جے توں رب نوں جانڑدا واحد لاشریک
باجھوں گامن یار دے نہ کائی ہور اوڈیک

حضرت عشق دا کرو نظارہ

حضرت عشق دا کرو نظارہ
ہر ہر شان میں روپ تمہارا

سارے جگت کا روپ سنوارا
ہم بیٹے وہ باپ ہمارا

جس کو کہتے ہیں ذاتِ الٰہی
وہ انسان تمام کا ماہی

میں اس بات پر دیوں گواہی
احمد ہو کر کیا پسارا

احمد ہو معراج سدھایا
جبرائیل براق لے آیا

آپ کو دیکھا آپ کو پایا
آپ سے آپ حجاب اوتارا

کدی گدا کدی شاہ کہاوے
کدی امیر سپاہ کہاوے

کدی جمال اللہؒ کہاوے
گامن کا وہ میت پیارا

نین سون جب نین ملیں پیارے

نین سون جب نین ملیں پیارے
کیا کیا کرتے ہیں رمج ادا

نینن کی گت نین پہچانن
بن نینن کی کہو نہ جا

دانے کو کر دیون دیوانن
ان نینن کا یہی سبھا

نین پیارے نین عیارے
رنگ بھرے اور روپ سنوارے

ہتھیارے مدوارے کارے
کیا کہیئے کچھ کہا نہ جا

نین سوالی نین جوابی
نین کلالی نین شرابی

یہی جگت مون کرن خرابی
بہروپی کا بھیس بنا

نین فرنگی نین پلنگی

نین دورنگی نین ترنگی

گامن نین بہادر جنگی

سب کو لوٹیں رتجھ رتجھا

لُک چھپ آیا یار

لُک چھپ آیا یار واہ واہ عجب تماشا
ہر ہر طرف بہار واہ واہ عجب تماشا

آپے ویکھے آپ ویکھاوے
رمز اوس دی کوئی نہ پاوے

شیشہ اپنا آپ بناوے
آپ ویکھے دیدار واہ واہ

اپنے روپ نوں آپ سہیندا
روپ سہا کر دلیں مہیندا

عاشق لکھ ہزار کوہیندا
کون کرے نروار واہ واہ

لُک چھپ یار پیندا جھاتی
ہر جھاتی وچ فیض حیاتی

اس جھاتی دی میں رمز پچھاتی
ایہ کوئی ہور اسرار واہ واہ

زلف کُنڈل دے کر کے پھاہی
حکمی مرغ پھیندا ماہی

مرغ پھا کر ہوندا راہی
ڈیکھو رسم شکار واہ واہ

یوسفؑ ہو کر ویس وٹایا
آ کر گھر یعقوبؑ دے جایا

شہر مصر کنعانوں آیا
وکدا مُل بازار واہ واہ

کت ول پہنے خلعت شاہی
کت ول بانکے طور سپاہی

گامن مظہر ذات الٰہی
آیا گھنڈ اوتار واہ واہ

اپنے آپ نوں ویکھن آیا

اپنے آپ نوں ویکھن آیا
صورت اسم بنڑ آیا یار

آپے ویکھے آپ ویکھاوے
کھتوں منہ چھپایا یار

در در دے وچ جھاتی پیندا
چوری چوری نظر بھلیندا

منہ دیدن مول نہ ڈیندا
گنگٹ پا کر آیا یار

اپنے آپ دے کرے نظارے
ہو برہمن بید وچارے

ہر ہر چھپدا رام دوارے
متھے تلک لگایا یار

گلی اساڈی کردا پھیرے
خبر نہیں جو کسنوں گھیرے

ہک ڈھاڑی سانگے تیرے
پھیرا پاون آیا یار

جگ وچ پھردا مست موالی
آپ شرابی آپ کلالی

کہیں جلالی کہیں جمالی
گامن توں بنڑ آیا یار

جوگی

آیا رانجھن یار نی جوگی نام دھرا کے

جوگی نہیں کوئی چاک بباناں
گلیاں دے وچ پھردا نماناں

روندا زار و زار نی
بوہے ناد بجا کے

سندر مورت سد متوالا
ہتھیں کنگن گل جھپ مالا

پھردا شہر بازار نی
متھے تلک لگا کے

رنگ بھبھوت سہے سر سہیلی
ٹھم ٹھم چال چلے اربیلی

اے تاں ہے مہینوال نی
آیا ویس وٹا کے

گجھڑے ہاسے اساں نال ہسدا
ھس ھس کے دل اساڈی کھسدا

کئی لکھ ہزار نے ماہی
دلیں من پرچا کے

جوگی نہیں اہہ میرا ماہی
مظہر نور جمالؐ الٰہی

گامن دا دلدار نی
آیا برقع پا کے

خیالِ جوگ

یار میرے نوں بھلا کیوں کئی ہٹکے
کیوں کائے ہٹکے وے

کیوں کئی چھوڑے وے میاں
یار میرے نوں بھلا کیوں

چٹکے نی چوری چوری جی
نین نیناں نال وے

ہٹکے تاں بھلا نہیوں
راہندے نی چٹکے وے

خیالِ راگنی صبحی

ویکھ جمالؒ پچھان لیوسے
کی پردہ ساتھوں کی پردہ میاں

گامن نوں مڑ بھال کڈاہیں
تیڈڑے نیناں دا ہے بردا میاں

خیالِ راگنی پیلوں

ہن سانوں کیوں کئی ہٹکے
نین نیناں نال دو چٹکے

دامن لگڑی تیرے میاں رانجھا
سانوں نہ جاویں سٹ کے

ویساں کیچ نہ راہساں مُوئے
توڑے سیس لیون کوئی کٹ کے

خیال

رنگ بھریا بنا رنگ بھریا
سد متوالڑا شام سلوناں

اس بنرے نوں ڈیو نی مبارک
سیجھ سہاگ دی آ چڑھیا

گامن پاک جمالؒ الٰہی دا
ڈوہیں جہانے لڑ پھڑیا

خیال

نیناں دے نیڑے وس وے ماہیا

راویوں یار نہ چھیڑ مہیں نوں
نیناں دے نیڑے وس وے ماہیا

نیڑے ہو کر دور جلیندین
کائی تاں ویدن ڈس وے ماہیا

ویکھن دا سدھرایا آیوں
ہن کیوں کیتا بس وے ماہیا

اسیں کھٹڑے ڈو نیناں دے
رمجاں دے تیر نہ کس وے ماہیا

راگنی جوگ

کافی

رانجھے دا حُسن کمال نی اماں
سب سیالن رل ویکھن آئیاں

بانکے نین تے بانکیاں رمزاں
بانکی تاں جیندی ہے چال نی اماں

نور مقدس بن کر آیا
صورت پیر جمالؒ نی اماں

تخت ہزارے دا نوشہہ آیا
کارن ہیر سیال نی اماں

چن چڑھیا چوچکانے ویہڑے
ہوندی ہاں ویکھ نہال نی اماں

لوں لوں دے وچ رانجھن وسدا
خالی نہیں ہک وال نی اماں

گامن مظہر نور الٰہی
ظاہر عبد مثال نی اماں

جوگ

کافی

کیا کراں کُجھ وس نہیں میرے
چاک کیتا دل چاک نی اماں

ہتھ وچ کھونڈی تے مونڈھے لوئی
سر تے چیرا لولاک نی اماں

لوکاں لیکھے چاک مہیں دا
میں لیکھے حق پاک نی اماں

چاک نہیں کوئی نور حقیقی
صورت شمس افلاک نی اماں

سرمہ نور اکھیاں میریاں دا
چاک دے قدماں دی خاک نی اماں

گل گلزار تے باغ بہشتی
چاک بناں خاشاک نی اماں

جاں وت رانجھن مرلی وجائی
بیلے لائیاں ہوہاک نی اماں

ہر مظہر وچ چاک ڈسیندا
گم تھیا وہم ادراک نی اماں

گامن نور جمالؐ الٰہی
ڈٹھا چست چالاک نی اماں

جوگی
رانجھا سارے جگ دا سانجھا

اماں نی میرا دلبر رانجھا
رانجھا سارے جگ دا سانجھا

رانجھے دا مینوں وطن پیارا
وحدت جس دی تخت ہزارہ

رانجھا ناہیں مقید کسے دا
جت ول ویکھاں تت ول ڈسدا

عرش اوتے حق پاک سڈاوے
گھر چوچک دے چاک سڈاوے

امان نی میرا دلبر چاکا
یا حبیبی روہی فداکا

وچ تعین اوس دا ظہورا
ہتھیں ونجلی مونڈھے بھورا

رانجھا ناہیں مینوں حق ڈسدا
وچ مقید مطلق وسدا

رانجھا میرا لامکانی
نہ کوئی اوس دا نام و نشانی

ہر ہر جا مکان اوسے دا
ہر ہر نام و نشان اوسے دا

مہیں دے وچ پھردا اکیلا
اوس رانجھے دا وحدت بیلا

بیلے دے وچ مرلی وجیندا
کن فیکون آواز ہے جیندا

جانوت رانجھن مرلی وجائی
سر **نفخت فیہ** سنائی

اماں نی اہیہ تاں مظہر جامع
متھے نور حقیقت لامع

ہویا مینوں یقین تسلا
ظاہر عبد تے باطن اللہ

مظہر اوہو تے ظاہر اوہو
اندر اوہو تے باہر اوہو

رانجھا سائیں پاک رسولے
کلمہ جیندے نام قبولے

لیس فی الامکان سوٰلہ
لا الٰہ الا اللّٰہ

و ھو الاول و ھو الاخر
فھوا لبا طن و ھو الظاھر

اہو خالق تے مخلوقے
اہو عاشق تے معشوقے

فھو المرئی و ھو النا ظر
فھو الغائب و ھو الظاھر

آپ سمیع و بصیر و علیمے
آپ بشیر و خبیر و کلیمے

اوہو پاک جمالؒ الٰہی
لا یتغیر لا متناہی

میںنوں آکھن کملی جگ دی
گامن ڈردی میں آکھ نہ سکدی

جوگی

اماں نی ھک جوگیڑ آیا

اماں نی یک جوگیڑ آیا
کوئی صاحب حُسن جمالے

اس جوگی نوں میں ہن تکیا
ایہو تاں ساڈڑا مہینوالے

رانجھو دا مینوں پوندا بھلاوا
بھلا جاں وت مڑ کے بھالے

ماں پیو چھوڑ لگی لڑ اوس دے
بھلا لائیاں دی لج پالے

تخت ہزارے دا نوشہ ملیا
مینوں بھل گئے جھنگ سیالے

رانجھن میرے سر دا والی
بھلا کھیڑیاں دی کی مجالے

ڈاگاں اوس توں گھول گھمائیاں
بھلا صدقے ڈاگاں والے

گامن باجھ جمالؒ الٰہی
بھلا کون میڈے غم ٹالے

غزل

کچھ تجھے درد میرے دل کی خبر ہے کہ نہیں

کچھ تجھے درد میرے دل کی خبر ہے کہ نہیں
آہ و صد آہ محبت کا اثر ہے کہ نہیں

کوئی ایسا بھی نہیں کہ تجھ کو خبر پہنچاوے
تیرے کوچے میں صبا کا گزر ہے کہ نہیں

بارور ہوتی ہے موسم سے تو ہر ایک نہال
شاخ دل کا بھی خدا جانے ثمر ہے کہ نہیں

عیب مت کیجیو اس بات پہ اور مجھ کو کہو
عشق جیسا بھی کوئی جگ میں ہنر ہے کہ نہیں

حسن خستہ دلریش کو اتنا نہ ستا
ایضم کچھ تجھے اللہ کا ڈر ہے کہ نہیں

غزل

ایضم کیسے مصور نے بنایا ہے تجھے

ایضم کیسے مصور نے بنایا ہے تجھے
شیوہ ناز و ادا کس نے بتایا ہے تجھے

جان و دل تیرے معلم پہ کروں میں قربان
دل ربائی کا سبق کیسا پڑھایا ہے تجھے

ناگہاں آج تو تشریف لے آئے ہو سجن
کس نے پیغام میرے دل کا سنایا ہے تجھے

مرغ قدسی ہے تو اے دل مگر ان زلفوں نے
دام تزویر مون لیا کر کے پھنسایا ہے تجھے

حسن اوس شوخ کے کوچے میں تو مت جا ہرگز
اب کی نوبت تو بھلا رب نے بچایا ہے تجھے

سی حرفی

الف

ابشارت وحدت والی رمز انوکھڑی گجھدی ہے
عاشقاں باجھوں ہور کسے نوں گجھدی رمز نہ سجُھدی ہے

سر معانی کوئی کی جانے سہا مرفین لجھدی ہے
گجھدی وید نہ سجھدی گامن اوہ دل بجھدی ہے

ب

برات دلیں دی مائی رانجھن یار دی جھات ایہے
جیکر پائیں جھات پیارا کھنڈ تاں تیڈڑے وات ایہے

زلف دا پردہ چاوے ماہی جگ وچ کالی رات ایہے
گامن جھات پیارے والی ساڈڑی عید برات ایہے

ت

توار سجن دی کنیں مست آواز الست دائیی
نین شرابی ساقی والے کیف پیالہ مست دائیی

جی اساڈا تے زلف تساں ڈی سودا دست بدست دائیی
ول ول دست نہ لا زلف نوں گامن خوف شکست دائیی

ث

ثبات قدم دا کینوں عشق نقارا ماریائی
کجلے دیاں تیغاں بنھ کے نیناں ناز دالشکر چاڑھیائی

ساتھوں ہور کی لیندی ظالم مویاں نوں کسے ماریائی
گامن جان صدقے کیتی دین ایمان وی واریائی

ج

جمال کمال تساڈا قبلہ دل اتے جا دائے
اول ماخلق اللہ نوری رتبہ تیڈے شان دائے

نکتہ خال تے ستراں زلفاں ساڈڑا سبق قرآن دائے
اے تجلی ذاتی حق دا گامن عین ایمان دائے

ح

حکایت زلف تیری دی واسطہ عمر دراز دائی
حال وے لوکو خال نہیں کوئی نکتہ گلشن راز دائی

نین تیرے بادشاہ حُسن دے سرمہ لشکر ناز دائی
گامن مرغ دلیں دے کارن غمزہ چنگل باز دائی

خ

خیال زلف تیری وچ کالیاں راتیں ڈیہنہ ہویاں
کھانون ماس ہڈاں دے کارن آہیں کالڑا شیہنہ ہویاں

رو رو نیناں لائیاں جھڑیاں وس وس ہنجو میہنہ ہویاں
گامن اساں تھیں ہور کی پچھنیں کملی تیری نیہنہ ہویاں

د

دلیں توں نیڑے ہو کے ہن کی اساں تھیں نسنائیں
وچ اکھیں دے ڈیرا تیرا دل وچ توں ہی وسنائیں

ہر ہر جا مکان توں ہیں مڑ لامکان کی دسنائیں
گامن رو رو حال ونجایا توں دور کھلوتا ہسنائیں

ذ

ذرا نہیں ڈھولا مہر تینوں ماہی یار کی نام رکھایائی
کوڑیاں گلاں تے مٹھرا ہاسہ کس نے آکھ سکھایائی

منہ توں گنگٹ کھول کے جگ وچ عید دا چن وکھایائی
گامن دی دل لٹن لئی کس توں خط لکھایائی

ر

رات ڈینہاں مینوں توں ڈِسدا اکھ غیر کنوں آزاد ہے
جس دل دے وچ یاد تیری اوہ دل سدا آباد ہے

چشماں اوتے پیر رکھیں میری ایہاں عین مراد ہے
جو دم گزرے توں بن گامن اوہو دم برباد ہے

ز

زلف نہیں کوئی ناگ اباناں ول ول اسانوں ڈنگدا ہے
ڈنگن درد رنجانیاں کارن ظالم مول نہ سنگدا ہے

جاں جاں کوکاں تاں تاں مینوں کنڈل مار کے ونگدا ہے
گامن لے خزانہ دل دا ویکھاں ہور کی منگدا ہے

س

سوہنا اتے من موہنا تو ہیں سوہنیاں دا سردار وی توں
دل وی تو ہیں تے جان وی تو ہیں دلبر اتے دلدار وی توں

گل تو ہیں گلزار تو ہیں میرا خورم باغ بہار وی توں
گامن دوست پیارا تو ہیں جانی ڈھولن یار وی توں

ش

شہید کیتا انہاں نیناں خنجر تے تلوار بناں
ایہہ تلوار عجائب ویکھو کھڑا سانوں دھار بناں

ایہہ نین نہیں کائی ظالم خونیں کہندے تیغ کٹار بناں
ہے وے گامن چھڈ نہیں انہاں خونیاں نوں نروار بناں

ص

صدقڑے جاندیاں ہک تیں توں گھول گھماندیاں میں
باجھوں دست ماہی دے مل وکاندی باندیاں میں

توڑے آزاد کریں ہن مینوں ایہہ در چھوڑ نہ جاندیاں میں
عذر نہیں کجھ مینوں گامن آکھے باجھ کماندیاں میں

ض

ضرور اساں نوں مائے جھوک ماہی ول جاوناں ہے
گل وچ کپڑا دست پیراں تے روٹھڑا دوست مناوناں ہے

واسطہ گھت وسیلڑا پا کر قدمیں سیس نواوناں ہے
کرکے ہار سنگھار وے گامن رانجھن یار رتجھاوناں ہے

ط

طبیب دلیں دا سوہاں درداں دا دارو جگدا ہے
حال دا سوہاں دل دا محرم واقف میری رگدا ہے

تیڈے تراں تے جیندیاں ہر دم آسرا تیڈی تگدا ہے
دل دی ویدن توں گامن ہورنوں آکھ نہ سگدا ہے

کافی

میں کجھ ہو گیا ہور نی ہن کون پچھانے

میں کجھ ہو گیا ہور نی ہن کون پچھانے
کون پچھانے کون سنجانے انحد دی گھن گھور نی

ہادی مینوں سبق پڑھایا اوتھے غیر نہ آیا جایا
مطلق ذات جمالؒ وکھایا مٹ گیا جھیڑا شور نی

ملیا قبلہ کعبہ جانی ریہا نہ میرا نام و نشانی
ہن میں ہویا لامکانی وحدت پایا زور نی

آپ نوں آپ وکھاوے جانی آپ کنوں چھپ جاوے جانی
سہ سہ رنگ بناوے جانی ہتھوں چھٹ گئی ڈور نی

گامن مظہر ذات جمالی ہویا قلندر مست موالی
ہنساں دی ہن ویکھ کے چالی بھل گئی کانگے ٹور نی

ڈھولا

ڈھولا اُوچڑی ماڑی چڑھ ڈیندیاں ہوکا
میںنوں سجنڑاں ہویا تیرا نیہ چروکا

ڈھولا پار دی کندھی میں تاں بھنی جاندی
میںنوں چھتیاں نی لایا ہن کیڑھی کاندھی

بیبا لال چرکھا لے بانہدی ہاں اولے
میری مالھ نمانڑی ڈھولا ماہی ماہی بولے

میری مالھ بولیندی جھنڑ پوندیاں چھلیاں
شالا آنودا ویکھاں ڈھولا انہاں گلیاں

ہن کیہاں تانگھاں میںنوں ڈھولن لائیاں
میںنوں کملی آکھن کائی ما پیو جائیاں

بھیڑے لوکاں نوں کہیں نال اساڈے جھیڑے
انہاں لکیاں دے جھیڑے ڈھولا آپ نبیڑے

میںنوں سس جھنڑکے تانے ڈیندا سوہرا
انگن مول نہ بھاوے ڈھولا آتن ڈسدا سوڑا

میں تاں سفنے اندر گھر ڈھول دے گئیاں
میں تاں رج کے نہ ڈھٹا انکھیں اوکھڑ گئیاں

ڈھولا کھتے اساں کتھ اساڈا جماں
جماں چھڈ کے ڈتو سے تیرے کارن لماں

بیبا نال ہوراں دے ڈھولا سانوں کہیں جھیڑے
اج بھاگ تنھاں دے جیڑھے وسن نیڑے

ہوراں نال الیندیں ڈھولا کر مٹھڑا ہاسا
کدی نال اساڈے توڑے کوڑا دلاسا

ڈھولا اُوچڑی ماڑی چڑھ پینیدیاں جھاتی
میں تاں یار بھلیندی کوئی چپ چپاتی

میں عاشق ہویاں ہن کہیں ماڑے
ساتھوں سہ اوہ چنگیرے جیڑھے ڈھولے نوں بھانڑے

ڈھولا میں مر ویساں مینوں چھڈ کے نہ جائیں
توں بن کھاون آئیاں مینوں سنجڑیاں جائیں

ڈھولا لڈی جاندے کریل رنگ سُنیدی
ڈیو زہر پیالہ کیوں ودی ہان جیندی

میں تاں دامن لگی تیرے آئی نمانڑی
ہن عذر کی آکھاں تیرے دست وکانڑی

ڈھولا اوہے اسیں اتے اوہے تسیں
بیبا ہن کی ہویا سانوں دل دی ڈسیں

میں تاں نہوں چھڈ دی ہن دامن تیرا
ڈھولا دامن تیرا اتے چنگل میرا

میں تاں پل پل جھاکاں ڈھولا کوئی چڑھ چوبارے
لائی نال بلوچاں اج جانوں ہارے

ڈھولا چھڈی جاندے مینوں غیر گناہوں
اسیں توڑ دے ساتھی نہیں مڑ دے راہوں

میرا قبلہ وی توہیں کعبہ وی توہیں
گامن باجھ تساڈے ڈھولا نہیں کسے دے سوہیں

گھڑولی

کھارے چڑھیا نوشہہ ماہی جی
متھے چمکس نور الٰہی جی

صاحب حُسن جمالؐ بھلا تا میں
آپ بھریساں جی ایہہ گھڑولی لعل

آپ بھریساں بھرن نہ ڈیساں جی
نیلے گھوڑے دی واگ ویساں جی

گل وچ پلڑا عرض کریساں جی
مینوں لئی چل نال بھلا تا میں

اکھیں دا میں فرش بنڑیساں جی
راہ تیڈے تے آن وچھیساں جی

رکھیں قدم سنبھال بھلا تا میں
آپ بھریساں جی ایہہ گھڑولی لعل

نو شہہ آیا اصل دُخالا جی
مونڈھے سوہندا سرخ دوشالہ جی

پاند زری دے نال بھلا تا میں
آپ بھریساں جی ایہہ گھڑولی لعل

ایہہ جنج تیری بہت رسیلی جی
ساری سنگت رنگ رنگیلی جی

نال عبیر گلال بھلا تا میں
آپ بھریساں جی ایہہ گھڑولی لعل

ایہہ جنج تیری لائیاں جھڑیاں جی
سوہے گانون حوراں پریاں جی

نوشہہ ہادی دے نال بھلا تا میں
آپ بھریساں جی ایہہ گھڑولی لعل

ایہہ جنج سوہنی سوہنا چالا جی
سوہنا سوہندا نال سبالا جی

میں بھی قدماں دے نال بھلا تا میں
آپ بھریساں جی ایہہ گھڑولی لعل

ایہہ گھڑولی حوراں جولی جی
سب خلائق تیں تھوں گھولی جی

گنج شکر دا لعل بھلا تا میں
آپ بھریساں جی ایہہ گھڑولی لعل

اوچے پیپل پینگھاں پئیاں جی
رل سیالں جھوٹن گئیاں جی

جھوٹے ہیر سیال بھلا تا میں
آپ بھریساں جی ایہہ گھڑولی لعل

قادر تیرا کاج رچایا جی
سر تیرے تے رب دا سایا جی

ہوواں ویکھ نہال بھلا تا میں
آپ بھریساں جی ایہہ گھڑولی لعل

گامن تیرا دامن پھڑیا جی
کر توکل بیڑے چڑھیا جی

ساری سنگت نال بھلا تا میں
آپ بھریساں جی ایہہ گھڑولی لعل

مھندی

مہندی عجب بنی رنگ لال

مہندی عجب بنی رنگ لال
مہندی عجب بنی رنگ لال

ایہا مہندی عرشوں آئی
لائی تاں پیر جمالؒ

مہندی رنگلی سوہنی سوہندی
سوہنی تاں صورت نال

گنج شکر نوں مہندی لگاؤ
بھر شکر دا تھال

بسنت

ہیرے کہے بھاگ بھلیرے نی
اکھیں وچ رانجھو دے پھیرے نی

آئی رُت بسنت بہاراں
سب یار بیٹھے رل یاراں

ہن میں بھی شکر گزاراں
رانجھو کردا میں گھر پھیرے نی

مائے نی بابل نال جھیڑے
رانجھو نال مہیں دے نہ چھیڑے

کوئی ہورس چاک سہیڑے
دوے ہور بھی چاک گھنیرے نی

کافی

انہاں سوہنیاں تے من موہنیاں

انہاں سوہنیاں تے من موہنیاں نوں بھیڑے لوک نہیں سمجھانودے نی
کئی عاشق کوکدے مر گیئے کئی رات ڈینہاں کرلانودے نی

ذرا ترس نہیں ماہی یار تینوں انہاں عاشقاں درد رنجانیاں تے
مٹھے بولن نوں کئی سکھدے رہ گئی ڈیکھن نوں ترسانودے نی

انہاں سوہنیاں دی بھلا اکھ ویکھاں کہیں درد ونداں تقصیر کیتی
کدی نیناں دی دھاڑ چڑھانودے نی کدی رمجاں دے تیر چلانودے نی

سوہنی صورت کیا کجھ آکھے جی انہاں رنگ بھریاں اربیلیاں دی
سب حور پری شرمانودے نی چن سورج ویکھ لجانودے نی

کہیں چال انوکھڑی سوہنیاں دی دل لاون من پرچاون دی
کدی گنگٹ وچ مسکانودے نی کدی گھنڈ اتار وکھانودے نی

گامن نوں میں ڈھونڈ رہی

گامن نوں میں ڈھونڈ رہی ویکھاں گامن کدرے گیا
ویکھ کے صورت گامن دی مینوں ہور بھلاوا پیا

پاک جمالؒ الٰہی تھیں جڈاں بجرہ نوروں لیا
ذات نوں جا کر ذات ملی ہن گامن مول نہ رہیا

بے رنگی تھیں ظاہر ہویا

بے رنگی تھیں ظاہر ہویا کوئی رنگا رنگ تجلہ
ہر صورت وچ دل نوں کھدا میں کت ول کراں تسلہ

سبھو نور ظہور ڈِسیندا مینوں شہر بازار محلّہ
گامن قرب جمالؒ اللہ دا مینوں رمز دنیٰ فتدلہ

اچن چیتی جھات

اچن چیتی جھات پینیدے میرے نین نیناں نال چٹکے
چہرے ذات مبارک تے کائی زلف صفاتی لٹکے

ہر ہر وال دے نال بھلا کئی لکھ دلیں دے اٹکے
چٹکے نین نہ رہندے گامن کون نیناں نوں ہٹکے

اکھیں مول نہ ڈسدا ماھی

اکھیں مول نہ ڈسدا ماہی نت اکھیاں وچ وسدا
میں کوکیندی رب ارنی او لن ترانی ڈسدا

ہر دم میرے من وچ وسدا پھر کیوں میں تھوں نسدا
ویکھ لو بالی گامن سائیں میں روندی او ہسدا

عشق اولڑے جادوگر

عشق اولڑے جادوگر تھیں اسیں غافل پھردے ہاسے
مسک مسک وچ لال لباں دے مینوں بنھیا گھڑے ہاسے

ہر ہاسے وچ ظاہر ہوندے مینوں لکھ ہزار دلاسے
جے اوہ ڈیوے نہیں دلاسے گامن تاں میں جیوں کہیں برواسے

اپنے آپ تھیں ظاہر ہویا

اپنے آپ تھیں ظاہر ہویا پھر چھپدا اپنے اولے
میں توں پرے پریرے ہوکر پھر وسدا میرے کولے

ہوندا ہکے گھر وچ میں سنگ سوندا ہکے چولے
ہر ہر شان تیرے تھیں گامن جاندا صدقے گھولے

جے میں آپ تھیں باھر ڈھونڈاں

جے میں آپ تھیں باہر ڈھونڈاں پھر اندر کون سماناں
جے میں اپنے اندر ویکھاں پھر مقید جاناں

سب کجھ توں ہیں سب وچ توں ہیں میں سب تھیں پاک پچھاناں
میں بھی تو ہیں توں بھی توں ہیں گامن کون نماناں

توں بن رانجھن سائیں

توں بن رانجھن سائیں ہرگز ڈاگاں کون سنبھالے
دامن لگڑی دا سار لبھے اتے لایاں دی لج پالے

تو ہیں والی تو ہیں وارث چوچک کون وچارے
ڈاگاں تیں توں گھول گھمایاں گامن صدقے وارے

صورت چاک دی بن کر آیا

صورت چاک دی بن کر آیا ظاہر نور الٰہی
ہیر دی دل کھسن کارن نام دھرایس ماہی

کھیڑا ہو کے غیر سڑایس ایہ کی حکمت آہی
اصل حقیقت وحدت گامن صورت نامتناہی

وادی قدس محبت دے وچ

وادی قدس محبت دے وچ جاں میں قدم اٹھایا
امر تھیا فاخلع نعلیک اسیں غیر کنوں چت چایا

فاینما تولوا فثم وجہ اللہ مینوں وحدت روپ ویکھایا
نکتہ وھو معکم والا مینوں گامن آپ سمجھایا

نماز پڑھاں کہ میں توں ول ویکھاں

نماز پڑھاں کہ میں توں ول ویکھاں میرا قبلہ کعبہ توہیں
او کی جانون قبلے کعبے جیڑھے در دلبر دے سوہیں

جیڑھے ہن ساجد اوس در دے سر مول نہ کرن اتوہیں
حاجی پڑھن کلاماں گامن میں پڑھدی تو ہیں تو ہیں

نور مقدس روشن ہویا

نور مقدس روشن ہویا وچ لباس بشر دے
جانی میرے پردے لکیا میں جانی دے پردے

میری صورت ویکھ کے اوس دی لوک زیارت کردے
گامن نام دھرا کر ہویا ظاہر وچ نظر دے

بھتے چاک تیرے میاں بابل

بہتے چاک تیرے میاں بابل مینوں رانجھن جیہاں نہ کوئی
ہتھ نڑوٹا گل وچ گانی مونڈھے سوہندی لوئی

رمز حُسن دی جے کوئی ویکھے عاشق ہوندا سوئی
لوکاں لیکھے گامن سائیں ہکا ہیرے کملی ہوئی

اماں نی ایہ چاک نہیں

اماں نی ایہ چاک نہیں کوئی جلوہ نور قدم دا
جاں اوس نور تجلی کیتا مینوں ہویا ظہور کرم دا

رانجھن ہاتے رانجھن ہوسی میرا رانجھن ساتھی دم دا
گامن جاں وت رانجھن ملیا کھیڑا ہویا ہر غرق عدم دا

اقدس ذات نے جاں وت کیتا

اقدس ذات نے جاں وت کیتا پہل تجلی ذاتی
روشن ہویا نور محمد ڈٹھی صبح حیاتی

اس مجمل وچ ویکھ لئی اساں سب تفصیل صفاتی
رمز جمال اللہ دی گامن جس جاتی اوس پاتی

اج او جانی نظر نہ آندا

اج او جانی نظر نہ اندا جیڑھا لا مینوں گل سمدا
رات ہجر دی روندیں گزری ڈٹھیا ہے ڈینہہ غم دا

جے کر عشق ایہ جیہاں ہا گھولیا میں مر جاندا جمدا
بسم اللہ کر جھولی پایا گامن لکھیا لوح قلم دا

اقدس ذات نے جاں وت کیتا

اقدس ذات نے جاں وت کیتا پہل تجلی ذاتی
روشن ہویا نور محمد دھمی صبح حیاتی

اس مجمل وچ ویکھ لئی اساں سب تفصیل صفاتی
رمز جمال اللہ دی گامن جس جاتی اوس پاتی

چڑھ پہاڑ کریساں پیارے

چڑھ پہاڑ کریساں پیارے اوس دا خوب نظارہ
تھی منصور مریساں ہکلاں ماراں اناالحق نعرہ

رانجھا یار کہیں کوں نہ ڈیساں جیندا تخت ہزارہ
گامن اوس توں گھول گھتاں میں جھنگ چوچک دا سارا

جے آکھاں توں ڈسدا ناھیں

جے آکھاں توں ڈسدا ناہیں تجھ بن ہور کی ڈِسدا
جے آکھاں توں ڈِسدا ہیں پھر روپ ڈَسانواں کِسدا

جس دا ظاہر باطن ویکھاں تو ظاہر باطن تِسدا
اس بہروپڑے یار کنوں دل گامن مول نہ وِسدا

گنگٹ اولے لُک نہ ماھی

گنگٹ اولے لُک نہ ماہی میرا خود گنگٹ وہ تو ہیں
ول چھل نال موہیں جگ سارا تیرے ول چھل دے سو ہیں

کدی عاشق تے کدی معشوق مینوں ہکو ڈسدے ڈو ہیں
گامن ہر ہر برگ بہار وچالے جتھ ویکھا تتھ توں ہیں

ج جھنگ

ج
جھنگ سیالن دے شہر دیاں کائی بھاگے بھریاں جٹیاں نی

اس موہنہ زمین تے رب سائیں کائی حوراں بہشتوں سٹیاں نی

گلیاں کوچے جھنگ شہر دے جوبن وکدا ہٹیاں نی

گامن انہاں جٹیاں نے کائی سہ ترٹیاں پٹیاں نی

مطلق ذات رانجھے والی

مطلق ذات رانجھے والی مینوں چُھپ کے روپ وکھایا
پہن لباس تعین والا جوگی بن کر آیا

سر سیہلی تے گل جھپ ماھاں رنگ بھبھوت رمایا
گامن بٹھ پئے کھیڑے بھیڑے مینوں رانجھن رب ملایا

کافی

آ عشقا کی کردا ہیں

آ عشقا کی کردا ہیں
بھلا کجھ وی رب تھیں ڈردا ہیں

عشاقاں نوں خون کریندیں
وِچ لہو دے تردا ہیں

جاں جاں چمکے تیغ نیناں دی
قدم اگوہاں بھردا ہیں

ویکھ جمالؒ الٰہی گامن
سر سجدے وچ دھردا ہیں

کافی

حضرت عشق کہاندے ہو

حضرت عشق کہاندے ہو
کوئی اکھیاں وچ سماندے ہو

بن کے جانی یار اساڈے
ہن سائیں کدھرے جاندے ہو

رونداچھڈ کے درمنداں نوں
دور کھڑے مُسکاندے ہو

لن ترانی ڈس کے جانی
لُک چھپ جھاتیاں پاندے ہو

حُسن جمالؐ ویکھا کر ماہی
گامن نون ترساندے ہو

اکھیاں تک تک ویکھن

اکھیاں تک تک ویکھن بو ہے
ویکھاں ماہی کدھروں ڈِسے

جے کر ماہی ڈِسے
ویکھاں آوِن کیندے حصے

جے کر آوِن میڈے حصے
دل ایہ دل مول نہ وِسے

گامن عشق ڈُکھاں دی موڑی
سُکھ نہ پایا کسے

مھندی لگائیو مھندی لگائیو

مہندی لگاؤ مہندی لگاؤ
بنڑے کے دست بہار
سکھی آج مہندی لگاؤ

آج سہاگ کی رین بنی ہے
مل گیا پیارا یار
سکھی آج مہندی لگاؤ

سبھی بارات رنگ رنگیلی
ہو رہی ہے مجلس سار
سکھی آج مہندی لگاؤ

نور محمد کی روشنائی
چندر سورج پرواز
سکھی آج مہندی لگاؤ

ٹوپی والا چَن جُگ جیوے
سنگھڑ دا سردار
سکھی آج مہندی لگاؤ

نیلا گھوڑا زین سنہری
چڑھیا ہے منصب دار

سکھی آج مہندی لگاؤ

ایہا مہندی عرشوں آئی
لائی تاں پیر جمال رح

سکھی آج مہندی لگاؤ

گامن تیرا دامن پھڑیا
سٹھ سہیلی نال
سکھی آج مہندی لگاؤ

خیال

کلامِ ابن حسنؒ حضرت خواجہ محمد یٰسینؒ

سن سکھی اس گُن کی باتاں
بچھڑت نیناں نیند نہ آوے

نیند نہ آوے تن تڑپھاوے
شالا ماہی درس دکھاوے

نیناں لگاون تے دکھ پاون
تن جالن ہڈ گالن بالن

سینے اندر بھا بھڑکاون
برہوں پھوک چوانتی لاوے

سُن سکھی اس گن کی باتاں
بچھڑت نیناں نیند نہ آوے

السلام و علیکم
امید کرتا ہوں آپ خیریت سے ہوں گے
اس کتاب کو پی ڈی ایف کرنے کا مقصد
فی سبیل للہ فراہم کرنا ہے لہذا اس سے
تجارتی مقصد نہیں ہے اس کو پڑھ کر
آگے سنڈ کریں اور اس بندہ ناچیز کو
اپنی دعاوں میں یاد رکھیں

pdf by
خلیفہ مدنی تونسوی
تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی
خان پاکستان
+923321717717